دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات مفتیانِ کرام و علمائے عظام ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ دو (2) مولویوں کے درمیان استقامت کے مفہوم کے بارے میں اختلاف اس طور پر کہ ایک مولوی س صاحب نے "عافیت اور استقامت" کے موضوع پر بیان کیا اور اسمیں استقامت کا مفہوم بیان کیا تو مولوی ش صاحب نے کہا کہ استقامت کا یہ مفہوم درست نہیں. لہذا بندہ آپ حضرات کی خدمت میں دونوں کی بات پیش کر رہا ہے

(1) مولوی س صاحب نے بیان میں فرمایا:

"ماحول موافق مل جائے تو آدمی عافیت کیساتھ دین کا کام کر سکتا ہے اگر ماحول مخالف ملے تو آدمی استقامت کیساتھ دین کا کام کرتا ہے کام استقامت کیساتھ بھی دین کا ہوتا ہے اور کام عافیت کیساتھ بھی دین کا ہوتا ہے۔ لیکن استقامت ہر بندے کے بس میں نہیں اور عافیت کمزور بندوں کیلئے بھی مفید ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شَیَّبَتْنِی هود، مجھے سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ سورۃ ہود کی کونسی آیت مبارکہ ہے جس نے آپ پر اس قدر اثر فرمایا کہ جوانی میں آپ پر بڑھاپے کے آثار آ گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ ہود کی یہ آیت کریمہ "فاستقم کما أمرت" کہ آپ دین کا کام استقامت کیساتھ ایسے کرو جیسے آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت نے مجھے استقامت کا حکم فرمایا ہے اور میں انسان کمزور ہوں کیسے استقامت کیساتھ کر سکتا ہوں؟ تو یہ استقامت کے لفظ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اثر فرمایا...... تو مجھے بعض لوگ دعائیں دیتے ہیں کہ مولانا اللہ تعالی آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ میں کہتا ہوں کہ تم نے بھی آمین کہا۔ میری بات تو سن لو۔ مجھ سے کہتے ہیں مولانا اللہ آپ کو استقامت دے۔ میں کہتا ہوں استقامت کی دعا نہ کرو

Scanned by CamScanner

آپ عافیت کی دعا کرو۔
استقامت کا معنی کیا میں نے جو ابھی بیان کیا ہے کہ مجھے پولیس
پکڑے، ایف آئی آر کٹے، پھر ٹارچر سیل میں جاؤں، پھر جیل میں جاؤں
پھر واپس آکر اسی طرح بیان کروں یہ استقامت ہے۔ اور عافیت
کیا ہے ہم بیان کریں اس کے بعد لوگ خدمت بھی کریں، چائے
بھی پیش، تازہ دم ہو کر پھر بیان کریں۔ میں نے کہا تم کیا چاہتے
ہو، جیل میں ٹھکوا کر بیان کرانا چاہتے ہو یا آزاد معاشرے میں پورا
کر بیان کرانا چاہتے ہو؟ او جی ہم تو جیل نہیں چاہتے۔ میں نے کہا پھر
استقامت کی دعا نہ کرو، عافیت کی دعا کرو۔ اب میری بات سمجھ
آئی۔ اسلئے دعا اللہ سے ہمیشہ عافیت کی مانگا کریں!!

(۲) دوسرے مولوی شمس صاحب کہتے ہیں کہ استقامت کا مفہوم جو
مولوی مس صاحب نے بیان کیا ہے وہ درست نہیں، ہمارے اکابر کے
بیان کردہ مفہوم کے مطابق نہیں ہے۔ ہمارے اکابر کے نزدیک
استقامت دین پر ثابت قدم رہنا، راہِ دین پر مستقیم رہنا۔
غرض یہ کہ استقامت صراطِ مستقیم اور راہِ اعتدال اختیار کرنے کو
کہتے ہیں۔ اگر استقامت نہ رہی تو عقائد و اعمال کی درستگی ناممکن ہے۔
استقامت کی عدم موجودگی میں گمراہی کا دروازہ کھلتا ہے، افراط و تفریط
کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ بذریعہ نصِ قطعی یعنی سورۂ ھود کی آیت
نمبر ۱۱۲ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کو اپنے ہر کام میں
ہر حال میں استقامت پر رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ لہذا استقامت
اختیار کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری اور مطلوبِ شرعی ہے نہ یہ کہ عزیمت
والوں کیلئے خاص ہے جیسا کہ مولوی مس صاحب کا زعم ہے

مولوی شمس صاحب اپنی بات پر مندرجہ ذیل آیات مع تفاسیرِ اکابر
پیش کرتے ہیں۔

سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱، سورۂ ھود آیت نمبر ۱۱۲، حٰم السجدہ آیت نمبر ۳۰

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۱۵۔
تفاسیر: معارف القرآن، بیان القرآن، تفسیر عثمانی، تفسیر حقانی، تفسیر کشف الرحمٰن اور آسان ترجمۂ قرآن اور تفسیر کمالین۔
اسی طرح حدیث کی کتاب ریاض الصالحین کا حوالہ بھی مولوی ش صاحب اس طور پر دیتے ہیں کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے استقامت کا باب باندھا ہے۔ اسمیں احادیث کی تشریح کیلئے ڈاکٹر مولانا سا جد الرحمٰن صدیقی صاحب کی شرح "طریق السالکین" بتلاتے ہیں کہ وہ قابل دید ہے اور مولوی ش صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ امام نوویؒ نے کتاب الدعوات میں روایت نمبر ۱۴۱۷، ۱۴۷۳، ۱۴۸۹ اور ۲۳۶۸ میں استقامت کی دعائیں نقل کی ہیں جن سے استقامت کی دعا مانگنے کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ ان میں بھی طریق السالکین کا حوالہ دیتے ہیں۔
مزید یہ بھی کہتے ہیں کہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے معارف القرآن میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۸ کے تحت لکھا ہے کہ استقامت کی دعا مانگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی وظیفہ تھا۔ مولوی ش صاحب کہتے ہیں کہ دائمی وظیفہ ہونے میں تمام مسلمانوں کیلئے بہت بڑا اور گہرا سبق ہے۔ لہذا مولوی س صاحب کا استقامت کو عزیمت والوں اور مخالف ماحول کیلئے مخصوص کرنا درست نہیں۔
اسی طرح مولوی س صاحب کا استقامت کی دعا مانگنے سے لوگوں کو روکنا بھی درست نہیں کہ ہم کمزور ہیں اور استقامت مخالف ماحول میں دین کا کام کرنے کو کہتے ہیں اور یہ ہر ایک کے بس میں نہیں لہذا استقامت کی دعا نہ کرو۔
مفتیان کرام اور علمائے عظام ہماری رہنمائی فرمائیے کہ ان میں سے کس کی بات از روئے شریعت درست ہے تاکہ ہم اسی کو اپنائیں اور اسی پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ خیرا فی الدارین۔

Scanned by CamScanner

گزارش کنندہ

ابو سہلہ

مقیم مدرسہ مظاہر العلوم سدراون بنوں۔

پتہ: حافظ ٹی کمپنی کوہاٹ روڈ گوشالہ نزد بینک الفلاح بیرون لکی گیٹ بنوں۔

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ عافیت اور استقامت کے مفہوم میں کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ عافیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان دین اور دنیا دونوں اعتبار سے آزمائشوں، تکلیفوں اور بیماریوں سے محفوظ رہے اور استقامت کا مطلب یہ ہے کہ انسان ہر حالت میں دین پر ثابت قدم اور عمل پیرا رہے، چنانچہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمہ اللہ کے حوالے سے استقامت کا مفہوم یہ نقل کیا ہے کہ "استقامت ہر مامور اور حکم کی تعمیل اور پیروی کرنے اور ہر ممنوع اور خلافِ شرع چیز سے پرہیز کرنے کا نام ہے، جس میں اعمالِ قلوب اور اعمال حسیہ و ظاہرہ سب داخل ہیں اور یہ اس عملی کیفیت کا نام ہے جو ایمان، اسلام اور احسان کے مقام کو جامع ہے۔" (تفسیر معارف القرآن ج۷ ص۲۰۷)

لہٰذا جب عافیت اور استقامت کے مفہوم میں کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ حالت چاہے عافیت کی ہو یا آزمائش وتکلیف کی، دونوں صورتوں میں استقامت دین پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کا نام ہے، ~~لہٰذا~~ تو سوال میں مذکور پہلے مولوی صاحب نے استقامت کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ درست نہیں، دوسرے مولوی صاحب نے جو مفہوم بیان کیا ہے وہ درست ہے۔

التيسير بشرح الجامع الصغير - للمناوى (١/ ٤٤٣)

(ورحمة منك وعافية) من البلاء والمصائب

(اللهم) إني (أسألك) أطلب منك (العافية) السلامة في الدين من الافتتان وكيد الشيطان والدنيا من الآلام والأسقام

شرح النووي على مسلم (١٢/ ٤٦)

واسألوا الله العافية وقد كثرت الأحاديث في الأمر بسؤال العافية وهي من الألفاظ العامة المتناولة لدفع جميع المكروهات في البدن والباطن في الدين والدنيا والآخرة اللهم إني أسألك العافية العامة لي ولأحبائي ولجميع المسلمين

عمدة القاري شرح صحيح البخاري (٣٥/ ٣٤١، بترقيم الشاملة آليا)

وسلوا الله العافية أي السلامة من المكروهات والبليات في الدنيا والآخرة. واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۸/ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ

26/دسمبر/2019ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۲۸/ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ

۲۶/دسمبر/2019ء

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۳۳/۲۲۳۶

مفتی

الجواب صحیح

[illegible]

۲۸/۴/۱۴۴۱ھ

Scanned by CamScanner